جلد ۲۹ | ۱۹ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ | ۱۹ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵

مسلم سکھ اتحاد کی اہمیت و ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچا کر کہ حضرت بابا نانک ؒ ایک بزرگ اور ولی اللہ انسان تھے۔ سکھوں اور مسلمانوں میں دوستی اور اتحاد کی نہایت پختہ بنیاد رکھ دی ہے اور جماعت احمدیہ اپنے اقوال اور افعال سے ہر موقعہ پر اس امر کی کوشش کرتی چلی آرہی ہے۔ کہ اس بنیاد پر عظیم الشان محل تعمیر کرے۔ یعنی مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات نہایت دوستانہ اور ہمدردانہ ہوں اور وہ ایک دوسرے کو اپنا خیر خواہ سمجھیں اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے کام آئیں ۔

ہمارے ان خیالات کو سنجیدہ اور دُور اندیش سکھ اصحاب نے ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ان کی تائید کی ہے۔ لیکن کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ کہ ان کی طرف سے پبلک کے سامنے یہ اہم معاملہ اس طرح رکھا گیا ہو۔ اس بات کا شرف حال میں گیانی کرتار سنگھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے سکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی ایسے معزز اور ذمہ وار شخص کو حاصل ہوا ہے۔ جنہوں نے اکالی پولٹیکل کانفرنس ملکتسر میں اپنا صدارتی ایڈریس پڑھتے ہوئے جہاں سکھوں کے باہمی اختلافات پر اور روسی خیالات رکھنے والے سکھ نوجوانوں پر اظہار افسوس کیا۔ وہاں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا:۔

"سب سے بڑی اقلیت ہونے کے کارن مسلمانوں کا فرض تھا۔ کہ وہ سکھوں کو اپنے ساتھ رکھتے۔ اور اقلیتوں کے سوال کے حل کے لئے مشترکہ کوشش کی جاتی لیکن انہوں نے اُلٹا راستہ اختیار کیا۔ حالانکہ سکھوں اور مسلمانوں کے سوالات کئی قسم کے مشترکہ ہیں۔ جیسا کہ فوج میں سکھوں اور مسلمانوں کی پوزیشن کا سوال۔ اور پنجاب کے بہت سے اقتصادی سوالات۔ پنجاب کی عزت اور طاقت بڑھانا سکھوں اور پنجابی مسلمانوں ہر دو کے لئے مفید ہے۔ سکھ اور مسلمان دونوں توحید پرست ہیں۔ ملک کے سیاسی نظام میں دونوں کو حفاظت کی ضرورت ہے"!

گیانی صاحب کے یہ خیالات قابل قدر ہیں۔ اور سکھوں کے ایک اہم اجتماع میں صدر کی حیثیت سے ان کے اظہار پر ہم انہیں مبارکباد کہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس سلسلہ میں مسلمانوں کے متعلق انہوں نے جو شکوہ کیا ہے۔ وہ بے محل ہے۔ گیانی صاحب نے مسلم سکھ اتحاد کی اہمیت اور ضرورت بیان کرنے کے بعد کہا ہے۔

"لیکن افسوس کہ ایک بھی مسلمان مدبر ایسا نہیں نکلا جس نے ان واقعات اور ضروریات کا احساس کیا ہو۔ اور سکھوں کے ساتھ انصاف اور رواداری کے لئے زور دیا ہو۔ بلکہ بہت سی جگہوں پر مسلمانوں کی طرف سے تعصب بھری ذہنیت برتی گئی ہے جس کی وجہ سے سکھوں اور مسلمانوں میں اختلافات زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ اور آئندہ مزید بڑھنے کا اندیشہ ہے"!

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے کئی بار دوستی کا ہاتھ بڑھایا گیا۔ اور وہی تعلقات بتائے گئے۔ جو اب گیانی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ لیکن سکھوں نے کبھی پرواہ نہ کی۔ اور ہر ایسے موقعہ پر جہاں مسلم سکھ اتحاد کی ضرورت تھی۔ مسلمانوں کے خلاف رستہ اختیار کر کے یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ سکھ سیاسی اور مذہبی لحاظ سے مسلمانوں کی نسبت غیر مسلموں کے زیادہ قریب ہیں۔ ان حالات میں اگر مسلم سکھ اتحاد نہیں ہو سکا تو اس کی ذمہ واری مسلمانوں پر عائد نہیں ہو سکتی ۔

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلم سکھ اتحاد میں رخنہ اندازی کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو اسے اپنے قومی و ملی مفادات کے لئے نقصان رساں سمجھتے ہیں۔ اور جو ہر موقعہ پر سکھوں اور مسلمانوں میں کشیدگی پیدا کرنے اور اسے بڑھانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ تاکہ ان کی کشیدگی سے خود فائدہ اٹھائیں۔ لیکن ان کے فریب اور دھوکہ میں آجانا بھی تو کوئی تدبر اور دور اندیشی کی علامت نہیں۔ بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوست دُشمن میں تمیز کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ اس کی تازہ مگر افسوسناک مثال ہم اپنے علاقہ کی پیش کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے علاقہ کے سکھوں سے دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی ہمیشہ کوشش کی۔ لیکن جب بھی کسی فتنہ پرداز نے ہمارے خلاف ان لوگوں کو استعمال کرنا چاہا۔ وہ تیار ہو گئے۔ جیسا کہ حال ہی میں احرار کی پھیلائی ہوئی اس سراسر جھوٹی افواہ پر کہ احمدی قادیان میں اپنی ریاست قائم کر کے اپنے اردگرد کے سکھ دیہات پر قبضہ کرنے والے ہیں اکالیوں نے ایک کانفرنس منعقد کی جس میں جماعت احمدیہ کی بے حد دل آزاری کی گئی۔ اور خواہ مخواہ کشیدگی پیدا کرنے کے لئے انتہائی زور صرف کیا حالانکہ جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے۔ جو مسلم سکھ اتحاد پر سب سے زیادہ زور دیتی ہے۔ سکھوں کے گرو حضرت بابا نانک ؒ کو خدا رسیدہ اور بہت بڑا بزرگ مانتی ہے۔ سکھوں کے تمام بزرگوں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکھوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔

جب ایسی صلح پسند اور اتحاد کی خواہشمند جماعت کے ساتھ اکالیوں کا یہ سلوک ہو۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگ مسلم سکھ اتحاد کی خواہش رکھتے ہیں۔ البتہ اب جبکہ گیانی کرتار سنگھ صاحب نے اس اتحاد کی اہمیت کا اظہار کیا ہے۔ اگر کوشش کی جائے۔ تو یہ بیل منڈھے چڑھ سکتی ہے ۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اصلح ۱۳۲۰ہش۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی نزلہ اور حرارت کی ابھی شکائت ہے۔ حضور کی علالت طبع کے باعث آج مسجد اقصےٰ میں خطبہ جمعہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔ آج بارش کی وجہ سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت محلوں کی مساجد میں اہل محلہ نے نماز جمعہ ادا کی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت درد شکم اور سردرد کی وجہ سے علیل ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حرم اول حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل کی نسبت آج افاقہ ہے۔ حرم ثانی بھی ہنوز علیل ہیں دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیروعافیت ہے۔

ریویو

ایک عظیم الشان بشارت

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد نے منجانب انجمن ترقی اسلام سکندرآباد جیبی سائز کا ایک نہائت خوبصورت تبلیغی ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں نہائت عمدگی سے اس سوال کا کہ "مسلمان کس طرح تمام جہان کے استاد و معزز بن سکتے ہیں" جواب دیا ہے۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سے بتایا گیا ہے کہ کامیاب اور مبارک زندگی وہی ہے جو دین الٰہی کی خدمت کے لئے وقف ہو۔

اس ٹریکٹ کی قیمت ایک آنہ ہے۔ مگر ایک روپیہ کے ۳۲ دے دیئے جائینگے۔ اور مزید یہ کہ محصولڈاک جناب سیٹھ صاحب موصوف اپنے پاس سے لگائیں گے۔ گویا فی ٹریکٹ دو پیسہ پڑ سکے گا۔ بیکار دوست اگر اسے ایک آنہ کے حساب سے فروخت کرنے کی کوشش کریں۔ تو ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق ہو سکتے ہیں ؛

کولمبو میں سیرت النبیؐ کا جلسہ

کولمبو میں بعض وجوہ کے باعث امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ نہ ہو سکا تھا۔ خاکسار کے وہاں پہونچنے پر جلسہ کی تجویز کی گئی۔ اور راؤنٹر کمپنی والوں نے اخراجات ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ مقامی اخبارات اور مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ جلسہ کا اعلان کر کے ۲۹ دسمبر راؤنٹر کمپنی کے ہال میں زیر صدارت گیان پرکاش صاحب ایڈووکیٹ جلسہ منعقد کیا گیا۔ حاضری امید سے بڑھ کر تھی۔ ہال اور اس کے برآمدے پُر ہو جانے کے بعد بہت سے لوگ سڑک پر کھڑے تقاریر سنتے رہے۔ صاحب صدر کی افتتاحی انگریزی تقریر کے بعد ایک بدھ مذہب کے شخص نے اور پھر دو ہندوؤں نے تامل زبان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ بعدہ خاکسار نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ صاحب صدر گیان پرکاش صاحب نے جو مذہباً عیسائی ہیں۔ اور پبلک اور حکومت میں اچھی پوزیشن رکھتے ہیں۔ اپنی اختتامی تقریر میں خاکسار کی تقریر کی تعریف کرتے ہوئے ایسے جلسوں کی ضرورت۔ اور جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ پر نہائت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

خاکسار عبداللہ مالاباری مبلغ سیلون

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر یکم تا ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۳۸۶	سراج دین صاحب	گورداسپور	۴۲۱	سائیں صاحب	گورداسپور	۴۵۸	لبھو صاحب	گورداسپور
۳۸۷	فضل دین صاحب	”	۴۲۲	طالب حسین صاحب	”	۴۵۹	برکت اللہ صاحب	”
۳۸۸	سردار محمد صاحب	”	۴۲۳	فضل کریم صاحب	”	۴۶۰	محمد یعقوب صاحب	”
۳۸۹	سردار محمد صاحب	”	۴۲۴	سردار احمد صاحب	”	۴۶۱	ہدائت اللہ صاحب	”
۳۹۰	جھنڈا صاحب	”	۴۲۵	رحیم بخش صاحب	”	۴۶۲	اسمٰعیل صاحب	”
۳۹۱	بدر دین صاحب	”	۴۲۶	غلام احمد صاحب	”	۴۶۳ تا ۴۶۶	جھنڈا صاحب	”
۳۹۲	علی احمد صاحب	”	۴۲۷	ابراہیم صاحب	”		معہ اہل وعیال	”
۳۹۳	اللہ رکھا صاحب	”	۴۲۸	فضل احمد صاحب	”	۴۶۷	رحمت علی صاحب	”
۳۹۴	محمد رشید صاحب	”	۴۲۹	مصطفےٰ صاحب	”	۴۶۸	رحمت بی بی صاحبہ	سرگودہا
۳۹۵	دل محمد صاحب	”	۴۳۰	کمال الدین صاحب	”	۴۶۹	جیون صاحب	”
۳۹۶	گھسیٹا صاحب	”	۴۳۱	اسمٰعیل صاحب	”	۴۷۰	سعید صاحب	”
۳۹۷	فقیر محمد صاحب	”	۴۳۲	محمد الدین صاحب	”	۴۷۱	محمد علی صاحب	”
۳۹۸	علی احمد صاحب	”	۴۳۳	دلاور علی صاحب	”	۴۷۲	میر محمد صاحب	”
۳۹۹	رحمت اللہ صاحب	”	۴۳۴	صابر علی صاحب	”	۴۷۳	غلام بی بی صاحبہ	”
۴۰۰	گھسیٹا صاحب ولد	”	۴۳۵	بشارت احمد صاحب	”	۴۷۴	غلام فاطمہ صاحبہ	گورداسپور
	رحمت اللہ صاحب		۴۳۶	چراغ الدین صاحب	”	۴۷۵	علم الدین صاحب	”
۴۰۱	سرداراں صاحبہ	”	۴۳۷	احمد الدین صاحب	”	۴۷۶	فضل الدین صاحب	”
۴۰۲	نتھی صاحبہ	”	۴۳۸	فضل حسین صاحب	”	۴۷۷	اللہ رکھی صاحبہ	”
۴۰۳	عزیزاں صاحبہ	”	۴۳۹	عبدالرشید صاحب	”	۴۷۸	یعقوب احمد صاحب	”
۴۰۴	غلام حیدر صاحب	لائلپور	۴۴۰	سائیں صاحب	”	۴۷۹	نور محمد صاحب	ہوشیارپور
۴۰۵	لال دین صاحب	گورداسپور	۴۴۱	حسین بخش صاحب	”	۴۸۰	محمد طفیل صاحب	گورداسپور
۴۰۶	جھنڈا صاحب	”	۴۴۲	محمد اسحاق صاحب	”	۴۸۱	حسن بی بی صاحبہ	”
	ولد خیرا صاحب		۴۴۳	سلطان احمد صاحب	”	۴۸۲	محمد شریف صاحب	”
۴۰۷	محمد شریف صاحب	”	۴۴۴	عسکر علی صاحب	”	۴۸۳	رمضان بی بی صاحبہ	”
۴۰۸	غلام محمد صاحب	”	۴۴۵	علی احمد صاحب	”	۴۸۴	برکت علی صاحب	سیالکوٹ
۴۰۹	احمد الدین صاحب	”	۴۴۶	غلام محمد صاحب	”	۴۸۵	ریشم بی بی صاحبہ	گورداسپور
۴۱۰	عطا محمد صاحب	”	۴۴۷	مسماۃ مالاں صاحبہ	”	۴۸۶	ابراہیم صاحب	”
۴۱۱	محمد الدین صاحب	”	۴۴۸	ہدائت اللہ صاحب	”	۴۸۷	صادق علی صاحب	”
۴۱۲	محمد صدیق صاحب	”	۴۴۹	برکت اللہ صاحب	”	۴۸۸	محمد بی بی صاحبہ	”
۴۱۳	میراں بخش صاحب	”	۴۵۰	سلمہ بیگم صاحبہ	”	۴۸۹	محمد علی صاحب	”
۴۱۴	محمد بخش صاحب	”	۴۵۱	محمد یعقوب صاحب	”	۴۹۰ تا ۴۹۳	عدالت خان صاحب	”
۴۱۵	سردار علی صاحب	”	۴۵۲	مہنہ صاحب	”		معہ اہل وعیال	
۴۱۶	فضل محمد صاحب	”	۴۵۳	نواب بی بی صاحبہ	”	۴۹۴	فقیر خان صاحب	”
۴۱۷	غلام محمود صاحب	”	۴۵۴	جیون صاحب	”	۴۹۵	محمد علی خان صاحب	”
۴۱۸	عنائت محمد صاحب	”	۴۵۵	مسماۃ کیموں صاحبہ	”	۴۹۶	عمر بی بی صاحبہ	”
۴۱۹	خورشید علی صاحب	”	۴۵۶	” کاکی صاحبہ	”	۴۹۷	محمد اسمٰعیل صاحب	”
۴۲۰	ہدائت محمد صاحب	”	۴۵۷	غلام احمد صاحب	”	۴۹۸	برکت بی بی صاحبہ	”

(باقی)

سالانہ امتحانات اور امتحانِ آخرۃ

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

فیل ہونے کے بعد پاس ہونے کی کوشش

سالانہ امتحانات ختم ہونے کے بعد نتائج شائع ہوتے ہیں۔ کوئی طالب علم فیل ہوتا ہے۔ اور کوئی پاس۔ کوئی نالائق ثابت ہوتا ہے۔ اور کسی کی لیاقت اور قابلیت ظاہر ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر ایک بات مجھے بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ جو لڑکے مدرسہ احمدیہ میں فیل ہو جاتے ہیں ان کے سرپرست میرے پاس آکر کہتے ہیں کہ ہمارا لڑکا فیل ہو گیا ہے۔ آپ اُسے پاس کر دیں۔ ہم انشاء اللہ اس سال خصوصیت سے اس کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں گے میں کہتا ہوں۔ کہ آپ نے گزشتہ سال کیوں پوری توجہ نہ دی؟ وُہ فرماتے ہیں پہلے سستی ہو گئی۔ اور غفلت کے ہم مرتکب ہوئے۔ لیکن اس دفعہ ہمارا پختہ ارادہ ہے کہ ہم پُوری توجہ سے بچہ کی پڑھائی کا خیال رکھیں گے۔ کبھی کہتے ہیں۔ ہم اس دفعہ ٹیوٹر رکھ کر کمی پُوری کرا دیں گے۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ گزشتہ سال کیوں ٹیوٹر نہیں رکھا گیا؟ وُہ فرماتے ہیں۔ واقعہ میں ہم سے سخت فروگزاشت ہُوئی۔ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ہم غریب ہیں۔ مگر آپ دیکھینگے کہ اس دفعہ قرض اٹھا کر بھی ٹیوٹر کی فیس ادا کریں گے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ گو ہم نادار ہیں۔ مگر لڑکے کو آپ جماعت میں چڑھا دیں۔ ہم اسے اپنے گھر نہیں رکھیں گے بلکہ بورڈنگ کی فیس دے کر اسے بورڈنگ ہی میں رکھیں گے۔ تا کہ وُہ یکسُوئی سے پڑھ سکے۔ میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ کا لڑکا ایک میں نہیں۔ دو میں نہیں۔ تین میں نہیں۔ بلکہ چار چار مضامین میں فیل ہے ایک سال اُسے اور اسی جماعت میں رہنے دیں۔ کمی پوری کر کے ترقی پانا زیادہ بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اگلی جماعت میں جا کر پھر بے علم کا بے علم رہے۔ وُہ فرماتے ہیں۔ کہ نہیں۔ خدا کے لئے اسے اگلی جماعت میں ترقی دے دو۔ ورنہ اس کا سال ضائع ہو جائے گا۔ میں عرض کرتا ہُوں۔ کہ اب نتیجہ شائع ہو چکا ہے۔ اور نظارت تعلیم و تربیت نے اسے منظور کر لیا ہے۔ اب ہمارے اختیار سے یہ امر باہر ہے۔ کہ ہم کسی فیل شدہ لڑکے کو پاس کر دیں۔ یا اسے ترقی دے کر اوپر کی جماعت میں داخل کریں۔ بالآخر وُہ فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے لڑکے کا نام مدرسہ سے خارج کر کے اسے اجازت دیں۔ کہ وہ پرائیویٹ طور پر اگلی جماعت کے طلبہ کے ساتھ پڑھائی کے مضامین سُن لیا کرے۔ تا کہ وُہ اگلے سال امتحان دے سکے۔

حشر کا نظارہ

غرض فیل ہونے والے طلبہ کے سرپرست سارا سال غفلت اور بے توجہی کا شکار رہتے ہیں۔ مگر جب ان کا لڑکا فیل ہو جاتا ہے۔ تو ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ اور پھر سارا زور۔ پُوری توجہ اور ساری درخواستیں یہاں پر آ جاتی ہیں۔ کہ ہمارا لڑکا کسی طرح پاس ہو جائے۔ ان کے اصرار۔ ان کی زاریوں اور پھر ان کے رنج و غم میں ڈوبے ہُونے کو دیکھ کر اور دوسری طرف اپنی بے بسی اور بے چارگیوں کو دیکھ کر خدا کی قسم میرا دل دُنیا سے بے زار ہو جاتا ہے۔ اور میں عین الیقین سے اس وقت حشر کا نظارہ دیکھنے لگتا ہُوں۔ کہ یہی حال میرا بھی ہونے والا ہے۔

عالمِ ارواح میں سُوالات

جب میں امتحان کے کمرہ میں اس دُنیا سے خالی ہاتھ جاؤں گا۔ دوست احباب اگر کوئی ہونگے۔ تو میرے جسم کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں ڈال آئیں گے۔ اور میری رُوح عالم ارواح میں پہنچے گی۔ وہاں اسے حواس اور احساسات کے لئے نیا جسم دیا جائے گا۔ اور وہاں سب سے پہلا سوال یہ ہوگا۔ کہ مَنْ رَّبُّكَ یعنی سچ بتا۔ تو دُنیا میں کس کو اپنا رب سمجھتا تھا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں اس پہلے سوال کے جواب میں ہی فیل ہو جاؤنگا کیونکہ موہنہ سے تو میں عمر بھر میں ہزاروں مرتبہ بلکہ ایک ایک دن میں پانچ پانچ مرتبہ کوٹھوں پر پڑھ کر کہا کرتا تھا۔ کہ

اشھد ان لا الہ الا اللہ

یعنی میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے سوا میرا کوئی خدا نہیں۔ مگر وہاں کس مُونہہ سے کہوں گا۔ کہ میرا رب اللہ ہے۔ کیونکہ وُہ اس جواب کو سُن کر زبان کو گدی سے نکال لیں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ یہاں آ کر بھی جھوٹ بولتا ہے۔ اگر تو مجھے اپنا رب سمجھتا تھا۔ تو تیرے دل میں اپنے اخراجات کے متعلق کیوں اطمینان نہ تھا۔ اور تیری زبان آئے دن هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ کا نعرہ کیوں بلند کرتی تھی۔ اور اپنے افسروں۔ اور انجمن کے خزانہ اور ریزولیوشنوں اور ترقی کی درخواستوں کے جوابوں میں کیوں گم رہتا تھا۔ کبھی تجھے پراویڈنٹ فنڈ کے حساب میں گم پایا۔ کبھی پنشن کے بڑھانے کی فکر میں غلطاں پایا۔ تیرا سارا وقت تو اپنے اخراجات کے مہیا کرنے کی ادھیڑ بن میں صرف ہوتا تھا۔ اگر تو ہمیں اپنا رب سمجھتا۔ تو کیوں تیرا دل ہمارے وعدوں اور ہمارے انعامات پر اطمینان پذیر نہ ہوتا۔

دُوسرا سوال

دوسرا سوال وُہ یہ کریں گے۔ مَنْ رَسُوْلُكَ یعنی تو کس رسُول کی شریعت اور ضابطہ پر عمل پیرا تھا۔ گو میں دُنیا میں تو ساری دُنیا کو چیلنج کرتا رہا۔ کہ اسلام مکمل مذہب ہے۔ اور عبادت اس دین میں منحصر ہے۔ اور محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کامل نبی ہیں۔ ان کی اتباع نبی گر ہے۔ آپ ہی دُنیا کے لئے کامل نمونہ ہیں۔ مگر وہاں کس مُونہہ سے کہونگا کہ رسُولی محمد و قانونی قرآن و امامی احمد کیونکہ وہاں تو میرا سینہ چیر کر سامنے رکھ کر پوچھا جائے گا۔ کہ بتا اگر تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنا رسُول سمجھتا تھا تو تو نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی صفات کیوں نہ اپنے اندر پیدا کیں۔ کیا تیرا اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا آنا جانا محمدی طریق پر تھا ہرگز نہیں۔ کیونکہ تو شادی بیاہ کے معاملات میں۔ بیع و شریٰ میں تعلیم و تعلم میں۔ کاروبار میں ایک دُنیا دار کی طرح تھا۔ اور اگر واقعہ میں قرآن تیرا قانون و ضابطہ تھا۔ تو کیوں ہم نے تجھے زندگی بھر اس سے بیگانہ پایا۔ اور اگر واقعہ میں **احمد** تیرا امام تھا۔ تو تیرے اور احمد کے حالات میں کیوں فرق تھا۔ کیا تو احمد کی طرح توکل کی تصویر تھا۔ یا کیا احمد کی طرح تجھے ہر وقت دین حق کی فکر تھی۔ اور کیا تو سچ سچ کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا بھی احمد کی طرح یہ حال ہے۔ کہ ؎

ایں دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

کیا تو احمد کی طرح دُعاؤں میں مستغرق تھا۔ یا تیرا چال چلن احمدیت کا نمونہ تھا۔ یا کیا تیرا صبر۔ تیرا اشکار۔ تیرا طریق زہد و تعبد احمد کی طرح تھا؟ جب ایسا نہیں۔ تو کس موہنہ سے تو کہتا ہے۔ کہ میرا رسول محمد اور میرا امام احمد ہے۔

کیا کمایا۔ اور کیا خرچ کیا

پھر مجھ سے سوال ہوگا۔ کہ عمر بھر میں کیا کمایا اور کیا خرچ کیا۔ یہ سنتے ہی میری آنکھوں کے سامنے دو فہرستیں پیش کی جائینگی۔ ایک میں تفصیل وار ساری عمر کی آمد اور اس کے ذرائع۔ دوسری میں ساری عمر کے خرچ اور ان کے مصرف لکھے ہوں گے۔ خدا کی قسم انہیں پڑھ کر میں تو شرم سے غرق ہو جاؤنگا کیونکہ شروع ہی میں دیکھوں گا! کہ پہلا اندراج یوں ہے۔ کہ ایک فقیر ملتا ہے۔ خدا کے لئے ایک پیسہ دو۔ میں نے روٹی کھانی ہے میں کہتا ہوں۔ جا بابا معاف کر۔ ایک اور فقیر ملتا ہے۔ اسے بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ معاف کر۔ اور ساتھ ہی یہ اضافہ کرتا ہوں۔ کہ اس وقت میرے پاس کوئی پیسہ نہیں۔ ورنہ تجھے دیدیتا۔ آگے لکھا ہوا پاتا ہوں۔ کہ شام کو آٹھ آنہ کا ٹکٹ لیکر سینما دیکھنے گیا۔ یا ہر کافی اور دودھ پی لیا۔ یہ تو خیر ظاہر کرنے والی باتیں ہیں۔ بعض اندراجات تو ایسے ہیں۔ کہ ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔

کچھ اور سوال

پھر سوال ہوگا۔ کہ تجھ پر جوانی آئی۔ اس سے کیا کام لیا؟ بڑھاپا آیا۔ اس میں خدا کے لئے کیا طریق اختیار کیا۔ روپیہ ملا۔ تو کہاں خرچ کیا۔ نہ ملا۔ تو صبر کا کیا نمونہ دکھایا؟ خوشی پہونچی۔ تو شکر یہ کس طریق سے ادا کیا۔

رنج پہونچا تو خدا کے حضور کس طرح جھکا دوستوں کو کبھی امر بالمعروف کیا؟ اپنے بچوں کی تربیت کی؟ بیوی کے حقوق ادا کئے؟ بیوی کے رشتہ داروں کی کہاں تک عزت کی؟ اپنے والدین کی خدمت کس معیار تک پہونچائی۔

پھر دنیا میں جانے کی خواہش

غرض جو سوال بھی ہوگا خدا کی پناہ ایک اژدھا ہوگا۔ کہ جو مونہہ کھول کر آپڑے گا۔ اور نگلنا چاہے گا۔ اس وقت اگر یہ کہوں گا۔ کہ **ربنا ھل الی مرد من سبیل**۔ یعنی الٰہی ایک دفعہ واپس بھیجدے تو جواب ملے گا کہ **کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا** یعنی یہ دعا قابل قبولیت نہیں۔ ہزار یقین دلاؤں گا۔ کہ اگر اب دنیا میں واپس کیا جاؤں تو انشاء اللہ کبھی بدعملی نہ کرونگا کبھی نافرمانی کا طریق اختیار نہ کروں گا۔ ایک دفعہ ترقی دے دو کبھی فیل نہ ہوں گا ایک دفعہ جماعت میں چڑھا دو خوب محنت کروں گا۔ اور چلا چلا کر کہوں گا۔ **ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظالمون**۔ یعنی ایک دفعہ اس عذاب سے نکالدے۔ پھر اگر میں نے اپنی روش درست نہ کی۔ تو پھر جو مرضی ہو مجھے سزا دینا نیز **نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل** یعنی ایک دفعہ ترقی دے دو۔ پھر یہ گزشتہ سستی نہ ہوگی۔ بس درخواستوں کا ایک ہی جواب ہوگا کہ اب واپسی نہیں اب موقعہ نہیں۔

اپنی اپنی فکر کرنی چاہیئے

غرض امتحان سالانہ میں فیل ہونے والے طلباء کے سرپرستوں کی زاریوں کو سنکر مجھے اپنی فکر پڑ جاتی ہے۔ کہ یہ میری طرح بلکہ مجھ سے اچھا اور نیک آدمی کس طرح مجھ سے زاری کر رہا ہے۔ یہی دن مجھے بھی پیش آنے والا ہے۔ اور جو جواب میں دے رہا ہوں وہی مجھے بھی ملنے والا ہے۔ اسی لئے ہر سال جب مدرسہ احمدیہ کا نتیجہ نکلتا ہے خدا کی قسم ایسے واقعات پیش آنے پر میری رُوح کانپ جاتی ہے۔ اس لئے میں سب سے پہلے میں اپنے آپ کو اور بعد میں تمام احمدی دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ہم فیل ہونے والے طلباء کو جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو ہم سب کو اپنی اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ امتحان سالانہ کا تو ایک وقت معلوم اور مقرر ہے۔ جب تک سال نہیں گزرتا امتحان نہیں ہوتا۔ مگر ہمارے امتحان کا خدا کے علم میں وقت مقرر ہے۔ مگر ہمیں کوئی علم نہیں۔ بلکہ جب ہم مریں گے تو ہمارا امتحان شروع ہو جائیگا۔ اس لئے ہمیں نالائق کم ہمت سست کام چور لڑکے کا فکر چھوڑ کر اپنے انجام کا فکر کرنا چاہیئے۔ کہ ہم بھی خدا کی عدل کی تلوار کے نیچے ہیں۔ کورس بڑا مشکل اور ممتحن بڑا سخت اور شدید العقاب ہے۔ نقل وہاں نہ ہو سکے گی۔ رعائت کا وہاں وہمہ نہیں۔ اور **لیس للانسان الا ما سعی** یعنی وہی کام آئے گا جو یہاں کیا ہوگا۔ جو بویا جائے گا وہی کاٹا جائے گا۔ رات دن کے گناہ گار خطا کار بات بات پر غلطی کرنے والے قدم قدم پر ٹھوکر کھانے والے غافل سست آرام طلب ایک منٹ کام کیا۔ اور دس گھنٹہ آرام کے طالب ہوئے۔ ایک پیسہ خدا کے راستہ میں دیا تو منتظر کہ اب الفضل میں نام چھپے۔ پس کیوں نہ ہم خدا سے دعا مانگیں۔ کہ اے اللہ یہاں معمولی سے معمولی امتحانوں میں فیل ہونے والوں کی حالت ہم سے دیکھی نہیں جاتی۔ ان کی زاری ہم سے سنی نہیں جاسکتی۔ اور ان کے وارثوں کا داویلا ہم برداشت نہیں کرسکتے تو ہم اس بڑے امتحان کی ناکامی کس طرح برداشت کرسکیں گے۔ اس لئے اے خدا **اھدنا الصراط المستقیم** یعنی تو ہمیں اپنے سیدھے راستہ پر چلا۔ **صراط الذین انعمت علیھم** یعنی راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرے انعامات کی بارش ہوئی۔ **غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** نہ ان متعین کا جن پر بعد میں غضب نازل ہوا۔ اور نہ ان کا جو خود راستہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر بھٹک گئے۔ **آمین یا رب العالمین**

اللہ تعالےٰ سے التجا

جس وقت میں یہ سطور لکھ رہا تھا۔ ایک فیل شدہ لڑکا آیا اور روتا ہوا مجھ سے کہنے لگا۔ کہ میں ایک عرض کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ سناؤ۔ کہنے لگا کہ میں خوب محنت کروں گا۔ مجھے اس سال ترقی دیدی جائے۔ اور اتنا رویا کہ میں برداشت نہ کرسکا۔ مگر اسے تو میں نے رخصت کیا۔ اور دفتر کے دروازے بند کر کے میں خود بھی خوب رویا۔ کہ الٰہی یہی حال مجھے درپیش ہے۔ کیونکہ یہ تو دو یا تین پرچوں میں فیل ہے۔ مگر مجھے تو اپنے سب پرچے خراب نظر آتے ہیں۔ مال کا بھی اولاد کا بھی بیوی کا بھی بزرگوں کا بھی خوردوں کا بھی اخلاق کا بھی۔ اعمال کا بھی اور عقائد کا بھی پھر میرا کیا حال ہوگا۔ الٰہی سوائے مایوسی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن مایوسی خود جرم ہے۔ **لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون** پس میں کیا کروں؟ اگر امید رکھتا ہوں تو وہ بے وجہ ہے۔ اور بے وجہ امید بھی کفر ہے۔ **لا یامن مکر اللہ الا القوم الکافرون**۔ اس لئے اے خدا تو ہی توفیق عطا فرما۔ کہ میں سیدھا ہو جاؤں ٹھیک ہو جاؤں۔ میرے اعمال درست ہو جائیں۔ میرے اخلاق صحیح ہو جائیں عقائد میں درستی ہو۔ خلاصہ یہ کہ میں ایسا ہو جاؤں کہ نالائق طالب علم کی طرح مجھے تیری جناب میں یہ کہنا نہ پڑے۔ کہ **ربنا فارجعنا نعمل صالحاً غیر الذی کنا نعمل** یعنی اے اللہ ایک دفعہ پھر مجھے دنیا میں واپس بھیجدے۔ میں ضرور اچھے اچھے کام کروں گا۔ اور کبھی برائی کے نزدیک نہ پھٹکوں گا۔ بلکہ اے میرے اللہ مجھے **الدنیا مزرعۃ الآخرۃ** کے مطابق اس امتحان کے کمرہ میں اچھے پرچے کرنے کا موقعہ دے۔ تاکہ میں پاس ہو جاؤں اور تیرے حضور سرخرو ہو کر پیش ہوں۔ اے میرے اللہ میری بیوی اور بچوں کو بھی ایسا بنا کہ ہم سب جب تیرے حضور پیش ہوں تو ایسا نہ ہو کہ میں کہیں جاؤں۔ اور وہ کہیں جائیں۔ بلکہ اے میرے مولےٰ باہمہ یاراں بہشت ہم سب تیرے آخری اور ہونک دن میں تیرے امن کی گود میں ہوں۔ اور میرا کوئی لخت جگر بھی اس وقت میرے لئے باعث شرم اور ذلت نہ ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

آمین یا رب العالمین

شانِ محمود ایدہ اللہ تعالےٰ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر

سر پہ ہر اجر و اسود کے ہے احساں تیرا
کیوں نہ گرویدۂ دل و جاں سے ہو انساں تیرا

عالم افروز ہوا نور درخشاں تیرا
خوش نصیب اسکے جو ہو تابع فرماں تیرا

دیکھ کر جلوۂ خلاق حسینانِ جہاں
ہو گیا حسن دل افروز نمایاں تیرا

کیا بگاڑینگے ترا حاسد و بدکیش جہاں
دست قادر ہے بہر حال نگہباں تیرا

تو اولوالعزم ہے محمود بشیر الدیں ہے
تیرا ناصر ہے خدا حامی ہے قرآں تیرا

تیرے ایما میں مسیحا نفسی پنہاں ہے
زندگی بخش زمانہ ہے یہ ایماں تیرا

تو وہ ہے بندِ گراں سیلِ حوادث کیلئے
چوم لیتی ہے قدم جوششِ طوفاں تیرا

تیرے انوار عمل میں ہے حیاتِ جاوید
روح پرور نہ ہو کیوں نورِ فروزاں تیرا

فیضِ صحبت سے ترے ملتی ہے تسکین دوام
اے زہے بخت بنا آ کے جو مہماں تیرا

تونے ذروں کو جلا دیکے بنایا خورشید
کیوں نہ طواف مکاں ہو مہ تاباں تیرا

گوہر آشوب زمانہ سے نہ ہو کیوں محفوظ
خوش نصیبی سے ملا سایۂ داماں تیرا

جناب مولوی محمد علی صاحب کے نام پہلی کھلی چٹھی

جناب مولوی صاحب!

آپ نے ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ کے خلیفۃ ثانی کی بیعت سے اس لئے انکار کر دیا تھا کہ آپکے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد صرف اور صرف صدر انجمن احمدیہ جماعت کی مطاع تھی۔ اس وصف میں خلیفہ یا امیر صدر انجمن کا شریک و سہیم نہیں ہو سکتا۔ آپ نے گذشتہ ربع صدی اس بات پر اصرار کرنے میں صرف فرما دی ہے۔ مگر اب آپ کے آرگن میں لکھا گیا ہے

"ہمارے ہاں وہ منتظم ادارہ انجمن ہے۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء کے مطابق معرض وجود میں آیا اور اس انجمن کی آئینی قیادت حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کو حاصل ہے۔ ہمیں شریعت اسلامیہ کی روشنی میں۔ اور اس کے قوانین کے مطابق انجمن اور حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت کرنا چاہئیے۔ قائدین اور امیروں نے جماعتوں پر ہمیشہ بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ اور ان کے نفوذ اور سطوت سے قوموں نے دنیا میں بڑی ترقی کی ہے"

(پیغام صلح ۱۷ دسمبر ۱۹۳۹ء)

اس بیان کی اشاعت پر ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ مگر آپ کی طرف سے اس کی تردید نہیں ہوئی جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ آپ اس سے متفق ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو فرمائیے کہ فقرہ "انجمن کی آئینی قیادت حضرت امیر ایدہ اللہ کو حاصل ہے" کا کیا مطلب ہے؟ آپ کو یہ "آئینی قیادت" کیونکر، کب سے۔ اور کب تک حاصل ہے؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ انجمن کے بھی مطاع ہیں۔ نیز اگلے فقرہ میں جو "انجمن اور حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل اطاعت" کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے انجمن اور امیر ہر دو مطاع ثابت نہیں ہوتے؟ پھر اقتباس کے آخری حصہ سے ظاہر ہے۔ کہ انجمن کی اطاعت کا تو نام ہے ورنہ اصل مطاع قائد اور امیر ہی ہوتا ہے کیونکہ "قائدین اور امیروں نے جماعتوں پر ہمیشہ بہت گہرا اثر ڈالا ہے الخ" بیان فرمائیے۔ کیا یہ نتیجہ درست ہے؟ کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس واضح نتیجہ سے انکار کر سکیں۔ اس لئے بادب استفسار کرتا ہوں۔ کہ کیا ہمیں سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ اب آپ نے قائد اور امیر کے مطاع ہونے کو یا کم از کم انجمن کے مطاع ہونے میں شریک ہونے کو تسلیم کر لیا ہے؟ براہ کرم جواب باصواب سے مطلع فرمائیں۔

خاکسار

ابو العطا جالندھری

آئندہ ذمہ واری کس پر ہو گی؟

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"زیادہ تر کاموں کی ذمہ واری آئندہ نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہے۔"

دوستو! اس ذمہ واری کی کما حقہٗ ادائیگی کے لئے ہماری طرف سے تیاری ضروری ہے۔ اور وہ تیاری یہ ہے کہ:۔

"ایسے ذرائع کو اختیار کرنا چاہئیے۔ جن سے قوم کی تربیت ہو۔ اور خصوصاً نوجوانوں کے دماغ کی تربیت ہو"

نوجوانوں کی تربیت کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کو قائم کیا ہے۔ خوش قسمت اور مبارک ہیں وہ نوجوان جو اس کے پروگرام پر عمل کر کے آئندہ ذمہ واریوں کے سنبھالنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

خاکسار۔ خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

تعلیم و تربیت کے متعلق ایک ضروری تجویز

کچھ عرصہ سے نظارت تعلیم و تربیت کے یہ تجویز زیر غور تھی۔ کہ ہر جماعت اپنے ہاں ایک ایسا رجسٹر رکھے۔ جس میں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کے متعلق نوٹ لکھے جائیں اور اگر تنازعات پیدا ہوں۔ تو مقامی جماعت خود یا مرکزی کارکنان کے ذریعہ فیصلہ کرا کر اس کے متعلق نوٹ لکھے۔ جو آئندہ کام دے۔ اب دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض جھگڑے اٹھتے ہیں۔ تو ان کے تصفیہ کی کوشش کرنے والوں کے سامنے بعض دفعہ گذشتہ آٹھ آٹھ دس دس سال کے تنازعات کو دوہرایا جاتا ہے۔ اس وجہ سے تصفیہ کرنے والوں کے لئے سخت دقتوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر سابقہ ریکارڈ سامنے ہو۔ اور تمام تنازعات اور اختلافات کا فیصلہ ساتھ کے ساتھ ہوتا رہے۔ تو پھر یہ دقت پیش نہیں آ سکتی۔ اس رجسٹر میں مقامی عہدیدار۔ اور مرکزی کارکنان بھی اپنے معائنے درج کریں اور اگر کوئی اختلاف رفع کرائیں۔ تو اس کا اندراج کریں۔ علاوہ ازیں اس رجسٹر میں کسی دوست کی تبدیلی پر نوٹ ہو۔ کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ اور اس بات کی مرکز میں اور متعلقہ جماعت کو اطلاع کی جائے۔

سو نظارت ہذا اعلان کرتی ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں مندرجہ اغراض کے لئے ایک رجسٹر کھولیں۔ اور نئے سال کے ضروری پروگرام میں اسے بھی شامل کر کے نظارت ہذا کو اطلاع فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ نئی دہلی کی کوشش

"الفضل" کی توسیع اشاعت کے لئے

نہایت خوشی کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ "الفضل" کی اشاعت بڑھانے کے لئے بعض مجالس خدام الاحمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہیں۔ دہلی کے خدام الاحمدیہ کی مساعی کا ذکر ایک گذشتہ اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ آج ہم شکریہ کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ نئی دہلی کی مساعی کا ذکر کرتے ہیں۔ محمد نواز صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پانچ نئے خریداروں کی اطلاع ارسال کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

امید ہے۔ دوسرے مقامات کی مجالس اور دوسرے احباب جماعت بھی "الفضل" کے خریدار بڑھانے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ مینجر الفضل

کتاب "بہائی تحریک پر تبصرہ" نصف قیمت پر

کتاب "بہائی تحریک پر تبصرہ" کی اشاعت کے لئے ایک محترم بزرگ نے پچیس روپے عنایت فرمائے ہیں۔ تجویز یہ ہے۔ کہ جو غریب دوست اس کتاب کی نصف قیمت یعنی آٹھ آنہ ارسال فرمائیں گے۔ ان کو یہ کتاب بھیج دی جائے۔ یہ رعایت پچاس کتب تک کے لئے ہے۔ علم دوست غریب احباب کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔

بذریعہ ڈاک منگوانے والے بجائے آٹھ آنہ کے علاوہ ساڑھے تین آنہ کے ٹکٹ برائے محصول بھی ارسال فرمائیں۔ امید ہے کہ دوست جلد تر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار۔ ابو العطا جالندھری قادیان

صنعت و حرفت

فن صابون سازی

صابن دو طریق سے بنتا ہے سرد اور گرم۔ خواہ سرد طریق سے بنایا جائے یا گرم سے چکنائی ضرور استعمال کی جاتی ہے۔

چکنائی اور کھار کے ملانے سے جو نئی چیز پیدا ہوتی ہے اسی کا نام صابن ہے۔

ہر قسم کی چربی سے صابن بن سکتا ہے اور غیر ممالک میں تو چربی کا استعمال عام ہے مگر ہندوستان میں عموماً لوگ چربی کا استعمال پسند نہیں کرتے۔ البتہ ذیل کی کھاریں عام استعمال کی جاتی ہیں۔ چونہ سجی۔ راکھ۔ پوٹاس۔ نمک اور سوڈا کاسٹک صابن سازی میں مٹی کے تیل کے سوا باقی سب قسم کے تیل مستعمل ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر پانچ قسم کے تیل برتے جاتے ہیں یعنی تیل سرسوں۔ تیل ارنڈی۔ مہوا کا تیل۔ ناریل کا تیل اور تلوں کا تیل۔

سوڈا کاسٹک غیر ممالک سے بند ڈبوں میں آتا ہے اور صابن سازی میں دو قسم کا استعمال ہوتا ہے اول نمبر ۷۷×۷۶ جو بند ڈبوں میں ملتا اور سخت ہوتا ہے۔ اور تقریباً چار پانچ گھنٹوں میں پانی میں حل ہوتا ہے دوم نمبر ۱۰۰×۹۸۔ جو منہ ہاتھ دھونے والے صابن بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ سفوف اور دانے دار شکل میں ملتا ہے۔

پانی میں سوڈا کاسٹک کے حل کرنے سے جو چیز بنتی ہے اسے لائی۔ (تیزاب) کہتے ہیں۔

قوام کی پہچان کے طریق حسب ذیل ہیں

(۱) قوام کو کڑچھے کے ساتھ گرا کر دیکھا جائے اگر بوندیں نہ گریں بلکہ تار کی صورت میں گرے تو قوام ٹھیک ہے ورنہ نہیں۔

(۲) چکھ کر دیکھا جائے اگر مزہ کھاری ہو تو قوام خراب ہے اور اگر مزہ میٹھا ہو تو قوام درست ہے۔ جب قوام تیار ہو جائے تو جس قسم کا رنگ کرنا چاہیں رنگ سے آٹھ گنے گرم پانی میں گھول کر تیار شدہ قوام میں ملا دیں اور مسد سے اچھی طرح ہلائیں۔ اگر کوئی خوشبو ملانا بھی مقصود ہو تو قوام کو سرد کر کے سانچوں میں ڈالنے کے وقت وہ بھی ملائی جا سکتی ہے ایک سیر صابن میں ۶ ماشہ خوشبو کافی ہوتی ہے

اب ذیل میں صابن بنانے کے چند نسخے درج کئے جاتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۱:۔ تیل ناریل ۴ سیر۔ تیل تل ۳ سیر۔ تیل مہوا ۳ سیر۔ سوڈا کاسٹک ۲ سیر پانی ۶ سیر۔ میدہ ۲½ سیر۔ پہلے سوڈا کاسٹک کو پانی میں ڈال کر ایک دن رات پڑا رہنے دیں۔ اگر حل ہو جائے تو بہتر ورنہ ہلکی آگ پر یکجان کر لیں۔ پھر تمام تیل کڑاہی میں ڈال کر گرم کئے جائیں میدہ بھی ملا دیں۔ اور لکڑی کے مسد سے خوب گھوٹتے رہیں۔ اب سوڈا کاسٹک والے پانی کو دھار باندھ کر کڑاہی میں ڈالیں۔ اور ساتھ ساتھ ہلاتے جائیں۔ کچھ دیر کے بعد مواد گاڑھا ہو جائے گا اسے اتار کر سانچوں میں بھر لیں اور جس شکل میں چاہیں تیار کر لیں۔

نسخہ نمبر ۲:۔ تیل تل ۲ سیر۔ تیل ناریل ۲ سیر۔ تیل مہوا ۵ سیر۔ میدہ ۳ پاؤ۔ سوڈا کاسٹک ۲ سیر۔ پانی ۴ سیر۔ نمک ۴ چھٹانک ترکیب تیاری پہلے نسخہ کی طرح ہے۔ صرف سوڈے والے پانی میں نمک حل کر لیں۔

نسخہ نمبر ۳ بطریق گرم:۔ تیل ناریل ۵ سیر میدہ ۵ سیر۔ سوڈا واشنگ ۱½ سیر۔ کاسٹک ۱ سیر ۶ چھٹانک۔ پانی ۲۴ سیر رنگ زرد ۴ رتی۔ نمک ۲ سیر۔ پہلے میدہ اور تیل کو ملا کر اچھی طرح گھوٹ لیں۔ جب یکجان ہو جائے۔ تو کڑاہی کو آگ پر رکھ دیں پھر سوڈا کاسٹک کے پانی میں جو پہلے سے تیار ہو سوڈا واشنگ اور نمک ملا کر گرم کریں۔ ابال آ جانے پر اتار کر چھان لیں اور رنگ ملا کر تیل والی کڑاہی میں دھار باندھ کر آہستہ آہستہ ڈالیں۔ اور مسد سے خوب گھوٹتے جائیں۔ جب قوام پک جائے تو اتار کر جمانے کے لئے فریم میں ڈال لیں

نسخہ نمبر ۴:۔ ڈنڈا صابن (بار سوپ) تیل ناریل ۷ سیر۔ تیل مہوا ایک سیر۔ تیل ارنڈ ایک سیر۔ سوڈا کاسٹک ۲ سیر ۳ چھٹانک۔ پانی ۸ سیر ۱۴ چھٹانک۔ نمک ۴ سیر۔ سوڈا واشنگ ۴ سیر۔ ترکیب تیاری نسخہ نمبر ۳ کی مانند ہے۔

نسخہ نمبر ۵:۔ تیل تل ½ سیر۔ تیل مہوا ½۱ سیر۔ تیل ناریل ۲ سیر۔ سوڈا کاسٹک ½۱ سیر۔ پانی ۸ سیر۔ نمک ½ سیر۔ میدہ ½ سیر ترکیب تیاری نسخہ نمبر ۱ کی طرح ہے

نسخہ نمبر ۶:۔ تیل سرسوں صاف کیا ہوا ۸ سیر۔ سوڈا کاسٹک نمبر ۷۶×۷۷ ۲ سیر پانی ۴ سیر۔ میدہ ۳ سیر ترکیب تیاری نسخہ نمبر ۱ کی مانند ہے۔ فریم میں ڈال کر کپڑے سے ڈھک دیں۔ بکس میں ڈالنے کے بعد صابن میں خود بخود کیمیائی عمل پیدا ہوتا ہے۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد کاٹ کر ٹکیاں بنا لیں۔

نسخہ نمبر ۷ بطریق سرد۔ تیل تل ۵ سیر۔ پانی ½۲ سیر۔ سوڈا کاسٹک نمبر ۷۷×۷۶ ایک سیر۔ اس کی ترکیب تیاری نسخہ نمبر ۱ کی طرح ہے

نسخہ نمبر ۸: مومیا صابن (بطریق نیم گرم) تیل تل ½۴ سیر۔ سوڈا کاسٹک نمبر ۷۷×۷۶ ایک سیر۔ پانی ۲ سیر۔ میدہ ایک سیر۔

تیل کو گرم کر کے میدہ ملائیں اور خوب گھوٹیں۔ پھر سرد لائی آہستہ آہستہ دھار باندھ کر ملائیں اور گھوٹیں۔ جب مواد گاڑھا ہو جائے تو اتار کر جما دیں یہ سخت اور سفید صابن نہایت اعلیٰ درجہ کا تیار ہو گا۔

نسخہ نمبر ۹:۔ تیل مہوا ۵ سیر۔ پانی ۵ سیر۔ کاسٹک سوڈا نمبر ۱۰۰×۹۸ ایک سیر۔ میدہ ایک سیر۔

ترکیب تیاری نسخہ نمبر ۷ کی مانند ہے۔ صرف لائی ایک دم ڈال دی جاتی ہے۔ اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ورنہ صابن خراب ہو جائے گا۔

مہوا کا تیل ۶۔۷ آنے سیر عام مل جاتا ہے۔ اور گھی کی طرح سردیوں میں عام طور پر جم جاتا ہے۔

ضرورت

ریلیے کے ایک محکمہ میں چار پانچ انٹرینس پاس نوجوان ہر لحاظ سے تندرست ذہین سمجھدار ایک مستقل ملازمت کے لئے درکار ہیں۔ تنخواہ مبلغ -/-/۳۴ روپیہ کے قریب ہو گی۔ موقعہ بہت اچھا ہے۔ ایسے ہی دو معماروں کی بھی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں سرنامہ کی جگہ چھوڑ کر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت بہت جلد دفتر امور خارجہ میں بھیج دیں۔

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان

ضروری اعلان

بعض جماعتیں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تعلیم و تربیت سے متعلقہ رپورٹ فارم اپنے ہمراہ لے گئی تھیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے نہیں منگوائے ایسی جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رپورٹ فارم طبع ہو چکے ہیں۔ وہ اپنی حسب ضرورت منگوا لیں جن جماعتوں نے فارم بھجوانے کے متعلق لکھا تھا۔ ان کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہنچیں۔ تو اطلاع دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان

حافظ محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل سابق عربک ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول راہوں ساکن قادیان محلہ دارالرحمت کا کسی دوست کو پتہ معلوم ہو کہ وہ آج کل کہاں ہیں تو وہ فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں اگر اس اعلان کو حافظ صاحب خود پڑھیں تو وہ جلد سے جلد نظارت ہذا کو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ — سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۷۵ منکہ نور محمد ولد میاں کرم بخش قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیالگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ سات گھماؤں ۲ کنال اور ۱۱ مرلہ اراضی چاہی واقعہ ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا میں مالک ہوں۔ اس کی موجودہ قیمت ۵۰/۰ روپے گھماؤں کے حساب سے ۳۲۹۳/۷ ہے اس میں سے کچھ زمین ۸۸۴ روپے میں یہ روپیہ منہا کرکے ۲۴۰۹/۷/۰ روپے رہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان خام قیمتی ۲۰۰/۰ روپے واقعہ ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا مالک ہوں۔ اس طرح میری کل جائداد کی قیمت ۲۶۰۹/۷/۰ بنتی ہے۔ میں اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ موجودہ صورت میں میرا حصہ جائداد ۲۶۱/۰ روپے بنتا ہے۔ اگر میں کچھ روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا کر رسید حاصل کرلوں۔ وہ روپیہ میری وصیت سے منہا کر دیا جائے۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر مجھے اس کے علاوہ کوئی آمد بصورت ملازمت یا تجارت حاصل ہوئی تو اس کے 1/10 حصہ کو میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد نور محمد موصی بقلم خود گواہ شد عبدالرحمٰن موصی بی-اے پسر موصی گواہ شد مستری فضل احمد پسر موصی

نمبر ۵۷۵۷ منکہ چوہدری غلام اللہ ولد چوہدری غلام سرور صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی چک 5.L 5/2.L ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ اسوقت ماہوار آمدنی پر ہے۔ ۲۱۵/۰/۰ روپے ہے۔ میں تاحیات اپنی آمدنی کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے وقت میری اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد غلام اسد اسسٹنٹ سپلائی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی۔ گواہ شد محمد نقی بیرسٹرایٹ لاء سیالکوٹ گواہ شد محمد الدین ریونیو منسٹر جودھپور

نمبر ۵۷۴۳ منکہ ظہور شاہ ولد خواجہ مقبول شاہ صاحب قوم کشمیری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت کردوں اور اسکی رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اسوقت میری حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان جو کہ مبلغ چھ سو روپیہ پر میرے پاس رہن ہے۔ جس کا کرایہ مبلغ چار روپے ملتا ہے۔ اس کرایہ کا 1/10 حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد بقلم خود ظہور شاہ کٹڑہ جمیل سنگھ کوچہ میاں اسد اللہ وکیل امرتسر گواہ شد سید بہاول شاہ سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر گواہ شد چوہدری نذیر احمد احمدی چونہ فروش چوک لوہگڑھ امرتسر بقلم خود

نمبر ۱۱۶۹ منکہ امام دین ولد علی بخش قوم ارائیں سکنہ سرہند ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۷/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ چار بگھہ ۲ بسوہ زمین زرعی ہے۔ اور ایک مکان سکنی جس میں نصف کا میرا حقیقی بھائی حصہ دار ہے۔ اور اس وقت نقد روپیہ میرے پاس کچھ نہیں موجودہ جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور لکھ دیتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی جو اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور صدر انجمن احمدیہ اس زائد جائداد کے دسویں حصہ کی بھی مالک ہوگی فقط ۱۵ ۷/۱۶ العبد امام الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبدالرحمٰن ولد شادی سرہند گواہ شد بدرالدین گواہ شد محمد تقی احمدی مدرس مدرسہ سرہند

نمبر ۵۷۶۲ منکہ نصرت جہاں بیگم زوجہ بابو عبدالمجید صاحب قوم افغان یوسف زئی عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء ساکن دہلی حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت میرا زیور ہے۔ جو کہ وزن میں آٹھ تولہ ہے۔ مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر میری جائداد میں کوئی اضافہ ہوگا۔ تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ نصرت جہاں بیگم بقلم خود گواہ شد عبدالمجید خاوند موصیہ میسرز جیمز کری اینڈ کو اولڈ صدر سٹیشن دہلی گواہ شد عبدالحمید ریلوے آڈیٹر خسر موصیہ لاہور

نمبر ۵۷۶۱ منکہ احمد خان ولد چوہدری خوشی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت جولائی ۱۹۱۳ء ساکن چک ۱۶۸ مراد ڈاکخانہ بنگلہ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر ریاست بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جس کی کل قیمت اس وقت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ اندازاً ۳۴ گھماؤں اراضی زرعی قسم چاہی وبارانی رقبہ واقعہ موضع رائے پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ دو عدد مستطیل رقبہ ۵۰ گھماؤں واقعہ چک ۱۶۸ مراد تحصیل چشتیاں ریاست بہاولپور کی آمدنی پر ہے۔ اس زمین کے ابھی تک مجھے حقوق مالکانہ حاصل نہیں بلکہ اس کی قیمت بااقساط گورنمنٹ بہاولپور کو ادا کر رہا ہوں۔ میں اس زمین کی آمدنی کا 1/10 حصہ انشاء اللہ العزیز فصل ربیع اور خریف پر باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ میں اس امر کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا جائداد میرے دو بھائیوں اور بھتیجوں میں مشترک ہے۔ اور میں اس جائداد کے 1/4 حصہ کا حصہ دار ہوں۔ اور اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس جائیداد کے علاوہ اگر میری وفات پر اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کردی ہے۔ کہ سند رہے۔ المرقوم ۳۰ ۱۲/۴۴ العبد احمد خان بقلم خود ونشان انگوٹھا موصی گواہ شد چوہدری رہب دین چک ۱۶۶ مراد بقلم خود گواہ شد چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۱۶ جنوری حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ۱۸ جنوری سے ۳۰ جون تک کے لئے مٹی کے تیل اور پٹرول کی قیمتیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ گھٹیا قسم کا مٹی کا تیل چار روپیہ ساڑھے دس آنہ۔ اور بڑھیا پانچ روپے ساڑھے سات آنہ کا ہوگا۔ پٹرول کی موجودہ قیمت یعنی ڈیڑھ روپیہ فی گیلن ہی قائم رہے گی۔

ماسکو ۱۶ جنوری۔ سوویٹ کے سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے کہ عنقریب روس اور جاپان میں ایک غیر جارحانہ معاہدہ ہونے والا ہے۔ دو چار روز میں ہی یہ طے ہو جائے گا۔ اور دس سال تک نافذ العمل رہے گا۔

کلکتہ ۱۷ جنوری۔ ایک نواحی مقام پر ایک بوڑھی عورت بے ہوش ہوگئی۔ اس کے ورثاء نے اسے آگ لگا دی گرمی سے اسے ہوش آگیا۔ ورثاء نے سمجھا کہ اسے بھوت چمٹ گئے ہیں۔ اور اس پر لاٹھیاں برسانے لگے۔ مگر پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر اسے بچا لیا۔

روم ۱۶ جنوری۔ روم ریڈیو نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ طبروق کو کوئی فوجی اہمیت حاصل نہیں۔ اگر برطانی افواج اس پر قابض ہوگئیں۔ تو بھی کوئی حرج نہیں

لنڈن ۱۶ جنوری۔ اس وقت تک اطالوی فوج کے سات ڈویژن جنگ میں ہلاک یا قید ہو چکے ہیں۔ ایک ڈویژن میں ۱۴ ہزار سپاہی ہوتے ہیں۔

شولاپور ۱۶ جنوری۔ یہاں فرقہ وارکشیدگی بہت بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں چھرے گھونپنے سے سات اشخاص ہلاک اور آٹھ مجروح ہوئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۶ جنوری۔ آج بمبئی ہائیکورٹ کے ایک سپیشل بنچ نے فیصلہ کیا ہے کہ قانون امتناع مسکرات کے سلسلہ میں حکومت بمبئی کو فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کرنے کا حق نہیں۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ گذشتہ شب برطانی طیاروں نے ولیہلم شیون کے ہوائی اڈے پر شدید حملے کئے۔ اور دھواں دھار بم برسائے۔ یہ حملہ بڑا کامیاب رہا۔ اس ہفتہ اس پر یہ چوتھا حملہ تھا۔ اب تک اس پر کل ۴۲ حملے ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ نازی طیاروں کے حملوں کا زور آج زیادہ تر برسٹل پر رہا۔ کئی آتش افروز اور دھماکے سے پھٹنے والے بم پھینکے گئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ ایک ہسپتال کی عمارت کو نقصان پہنچا۔ مگر مریض بچ گئے۔ لنڈن میں دو بار حملہ کا الارم ہوا۔ مگر دشمن کے طیاروں کو ہوا مار توپوں نے جلد بھگا دیا۔

نیویارک ۱۷ جنوری۔ مسٹر وینڈل وکی نے ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ گو انتخاب میں میں مسٹر روز ویلٹ کا مدمقابل تھا۔ مگر اب میں کہوں گا۔ کہ امریکنوں کو چاہیئے مسٹر موصوف کو زیادہ اختیارات دیں امریکہ کی حفاظت کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ڈکٹیٹر شپ کھل دی جائے۔

نیویارک ۱۷ جنوری۔ امریکہ کے ایڈمیرل سٹرلنگ نے جو حال میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ ایک تقریر میں کہا۔ کہ امریکہ کو بحر الکاہل کے معاملات کی طرف اس وقت زیادہ توجہ نہیں دینی چاہیئے۔ اگر جاپان کسی علاقہ پر قبضہ بھی کر لے۔ تو برطانیہ کی فتح کے بعد اسے واپس لیا جا سکتا ہے ہمارا پہلا کام ہٹلر کو شکست دینا ہونا چاہیئے۔

ٹوکیو ۱۷ جنوری۔ امریکن وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا تھا۔ کہ جاپان توسیع سلطنت کی جس پالیسی پر عمل پیرا ہے امریکہ اسے کامیاب نہیں ہونے دیگا یہاں جاپانی کیبنٹ اور فوجی ہائی کمانڈ کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کے بعد اس کا جواب جاپان کی طرف دیا جائیگا جاپانی اخبار مسٹر ہل کو بہت برا بھلا کہہ رہے ہیں۔

نیویارک ۱۷ جنوری۔ امریکہ اور میکسیکو میں ایک معاہدہ کے لئے عنقریب بات چیت شروع ہو جائے گی۔ تا دونو مل کر کام کر سکیں۔

لنڈن ۱۸ جنوری لنڈن کے ایک اخباری نمائندہ کو مسٹر وکی نے ٹیلیفون پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے یقین ہے جمہوریتیں اس جنگ کو جیت کر رہیں گی۔ اور ڈکٹیٹر شپ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ امریکہ کے ۸۰ بلکہ ۹۰ فیصدی باشندے برطانیہ کو زیادہ سے زیادہ مدد دینے کے حق میں ہیں۔ میں خود بھی یونائیٹڈ سٹیٹس کا ایک ایسا شہری ہوں جسے برطانیہ سے کامل ہمدردی ہے

لنڈن ۱۸ جنوری۔ امریکہ کے وزیر جنگ نے کل جو بیان دیا تھا اسے بڑی اہمیت دی جا رہی ہے اور امید کی جا رہی ہے کہ امریکہ اب پہلے سے بھی زیادہ برطانیہ کو امداد دے گا۔ امریکہ کے ایک بڑے افسر نے کہا مجھے صاف طور پر نظر آ رہا ہے کہ امریکہ برطانیہ کو ایسی شرطوں پر اپنے جہاز دے دیگا جن میں اس کا فائدہ ہو کیونکہ برطانیہ کے سمندری بیڑہ نے امریکہ کو بہت بڑے خطرہ سے بچایا ہوا ہے۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ جمعہ کے روز بحیرہ روم میں جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے جہازوں پر جو حملہ کیا تھا۔ اس کے متعلق نازی ریڈیو حسب معمول بہت کچھ جھوٹ بول رہا ہے چنانچہ اس نے کہا ہے کہ اس حملہ میں بیسیوں انگریزی جہاز تباہ ہو گئے مگر وہ یہ بیان کرنا بھول گیا کہ جرمنی کے ۱۲ بمبار گرائے گئے۔ اور بہت سے جہاز سسلی کے اڈہ میں ہی تباہ کر دیئے گئے تھے اصل بات یہ ہے کہ برطانیہ کے اس لڑائی میں صرف چار گشتی جہاز ڈوبے ہیں۔ لڑائی کے شروع میں اس کے پاس ۲۰۲ گشتی جہاز تھے۔ جب فرانس نے ہتھیار ڈالے تو چھ جہاز اس سے لے لئے اس کے علاوہ برطانیہ نے خود بھی بعض نئے گشتی جہاز تیار کر لئے۔ لیکن دشمن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے برطانیہ کے ۴۸ گشتی جہاز ڈبو دیئے اس سے ظاہر ہے کہ نازی کس طرح جھوٹ بولنے کے عادی ہیں۔

کلکتہ ۱۸ جنوری۔ بنگال کے جنگی فنڈ میں اس وقت تک ۵۷ لاکھ روپے جمع ہو چکے ہیں۔

دہلی ۱۸ جنوری۔ یکم فروری کو دہلی میں ہندوستان اور برما کی تجارتی گفت و شنید شروع ہوگی۔ ابھی تک اس بارہ میں گورنمنٹ کے پاس کوئی درخواستیں نہیں آئیں کہ جاپان سے بھی بات چیت کی جائے۔ جاپان کے نئے قونصل جنرل حال ہی میں ہندوستان پہنچے ہیں۔ اگر ایسی درخواستیں آئیں تو ہو سکتا ہے کہ اس بارہ میں ان سے گفتگو کی جائے۔

دہلی ۱۸ جنوری۔ انشورنس ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے سنٹرل اسمبلی میں دو بل پیش ہیں۔ ایک بل کے ذریعہ سابقہ قانون کی خامی کو پورا کیا گیا ہے اور دوسرے بل کے ذریعہ یہ بات پیش کی گئی ہے کہ بیمہ کے لئے جتنی رقم کا جمع کرنا پہلے قانون کے رو سے ضروری ہے اس کی بجائے اب نصف رقم کر دی جائے۔

دہلی ۱۸ جنوری۔ جاپان اور مانچوکو کو ہوائی ڈاک بھیجنے کا انتظام پہلے سے بہتر کر دیا گیا ہے۔ پہلے ڈاک سنگا پور جاتی تھی اور وہاں سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھیجی جاتی تھی لیکن اب ڈاک سیدھی بنکاک جائے گی اور وہاں سے ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھجوا دی جائے گی۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ جنرل انٹونسکو نے آج جنوبی جرمنی میں ہٹلر سے ملاقات کی

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ کل شام غازی عصمت انونو نے ان تین برطانوی افسروں سے بات چیت کی جو ترکی افسروں سے ملنے کے لئے ترکی آئے ہیں۔ اس وقت ترکی کے وزیر خارجہ اور انگریزی سفیر بھی موجود تھے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی